لڑکیوں کی تعلیم اور درپیش مسائل:

1:کم عمری، بچپن اور زبردستی کی شادیاں
2:سکولوں میں بنیادی سہولیات کی کمی
3:تعلیمی اداروں پر والدین کا عدم اعتماد
4:سکولوں تک نقل وحرکت کے محدود وسائل
5:خواتین اساتذہ کی کمی 6:محدود آمدنی 7: منفی ثقافتی اقدار
8:تعلیمی اداروں کا گھروں سے دور ہونا
9:والدین کے حفاظتی معاملات پر تحفظات 10: کم عمری میں وضع حمل
11: ماہواری سے متعلق حفظانِ صحت کے اِنتظام کے مسائل
12:لڑکیوں کی تعلیم میں عدم دلچسپی
مندرجہ بالا تک محدود نہیں۔

عالمی معیادی جائزہ اور لڑکیوں کی تعلیم:

اقوامِ متحدہ کے عالمی معیادی جائزہ ۲۰۱۷ کے دوران حکومت پاکستان نے لڑکیوں کے لئے تعلیم تک رسائی اور معیارِ تعلیم کو بہتر بنانے کے لیے دوسرے ممالک کی طرف سے پیش کردہ تجاویز کو تسلیم کر کے کام کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

تسلیم کردہ تجاویز میں شامل ہے کہ:

-حکومتِ پاکستان تمام بچوں کے لیے بغیر کسی امتیازی سلوک کے تعلیم تک رسائی کو ممکن بنانے کے لیے کوششیں جاری رکھے گی۔

-حکومت لازمی تعلیم کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لیے بجٹ میں اضافہ کریں گی۔

-حکومت دُشوار گزار علاقوں میں پانچ سے سولہ سال تک کی عمر کے تمام بچوں کو خاص طور پر لڑکیوں کو معیاری بنیادی اور ثانوی تعلیم تک رسائی کی فراہمی کے لیے وسائل کی سرمایہ کاری جاری رکھے گی ۔

-حکومت خواتین اور لڑکیوں کی تعلیم تک رسائی کو ممکن بنانے کے لیے امتیازی سلوک اور صنفی تفاوت کے خلاف اقدامات اٹھائیں گی۔

-حکومت خواتین اور لڑکیوں کو بااختیار اور خود انحصار بنانے کے لیے تعلیم تک بہتر رسائی کو ممکن بنائے گی ۔

-حکومت عالمی معیارِ تعلیم کے مطابق تعلیم تک رسائی کو ممکن بنانے کے لئے تعلیم کے حق پر بنائے گئے وفاقی اور صوبائی قوانین کا نفاز یقینی بنائے گی

-حکومت تعلیم کے ہر درجے پر، بلا صنفی تفریق اور آمدنی کی سطح کے، تمام بچوں کی رسائی اور اندراج کی شرح بڑھانے کے لئے کوششیں جاری رکھیں گی

پائیدار ترقی کے اہداف اور لڑکیوں کی تعلیم:

تمام افراد کے لیے بلا تفریق معیاری، مفت اور باضابطہ تعلیم کی فراہمی کو یقینی بنانا اقوام متحدہ کے فراہم کردہ پائیدار ترقی کے ایجنڈا ۲۰۳۰ کے اہداف میں سے ایک اہم ہدف ہے-لڑکیوں کو معیاری تعلیم کی فراہمی اور صنفی مساوات کا فروغ پائیدار ترقی کے "ہدف ۴" کا ایک اہم حصہ ہے-

پائیدار ترقی کے "ہدف نمبر۴" کے حصول کے لیے اقوام متحدہ تمام ممالک پر زور دیتا ہے کہ وہ تعلیم کی فراہمی کیلئے زیادہ سے زیادہ سرکاری اخراجات کی تخصیص، مزید اسکولوں کی تعمیر، اساتذہ کی تعیناتی اور دوسری تمام بنیادی سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنائیں-لڑکیوں کو تعلیم کی فراہمی نہ صرف پائیدار ترقی کے ہدف ۴ بلکہ تمام ۱۷ اہداف کی تکمیل اور حصول کے لئے ضروری ہے - حکومت پاکستان نے ۲۰۱۶ میں ایجنڈا ۲۰۳۰ کو اپنایا - حکومت پاکستان پر بھی لازم ہے کے پائیدار ترقی کے ہدف ۴ کے حصول کے لئے لڑکیوں کی مفت اور لازمی تعلیم تک رسائی اور تعلیمی سہولیات کی بہتری کے لیے اقدامات اٹھائے-

لڑکیوں کی تعلیم تک رسائی کو ممکن بنانے کے لیے چند تجاویز:

1:لڑکیوں کے لئے مفت اور لازمی تعلیم کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لیے تعلیم کے بجٹ میں اضافہ کرنا چاہیے-

2:حکومتِ پاکستان کو مجموعی ملکی پیداوار کا ۶ فیصد حصہ تعلیم کے لیے مختص کرنا چاہیے اور اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ زیادہ سے زیادہ فنڈز لڑکیوں کی تعلیم اور تعلیمی سہولیات کی بہتری کے لیے مختص کئے جائیں ۔

3:لڑکیوں کے لئے زیادہ سے زیادہ سکول تعمیر کیے جائے بالخصوص ابتدائی اور ثانوی تعلیم کے لئے-

4:سکولوں میں مزید خواتین اساتذہ کی تعیناتی کی جائے-

5:تعلیمی اداروں میں لڑکیوں کے لئے خصوصی سہولیات کی فراہمی یقینی بنائی جائے جیسے کہ فعال بیت الخلاء، صاف پانی کی فراہمی، سکولوں تک نقل وحرکت کا انتظام، حفاظتی اِنتظامات، خواتین اساتذہ کی تقرری وغیرہ

6:میرٹ اور قابلیت کی بنیاد پر اساتذہ کی تعیناتی کو یقینی بنایا جائے-

7:اساتذہ کی ترقی کو سکولوں میں بچوں کی بہتر کارکردگی کے ساتھ مشروط کر دیا جائے-

8:تعلیم کے معیار کو بہتر بنانے اور تعلیمی اداروں میں بنیادی سہولیات کی فراہمی کیلئے وسائل کی سرمایہ کاری کو بڑھایا جائے-

9 : بین الاقوامی معیارِ تعلیم کے مطابق تعلیم تک رسائی کے لیے متعلقہ وفاقی اور صوبائی قوانین کے مؤثر نفاذ کے لئے اقدامات اٹھائیں جائیں

10:تعلیم تک رسائی کے لیے خواتین اور لڑکیوں کے خلاف صنفی تفاوت اور امتیازی سلوک کے خاتمے کیلئے اقدامات اٹھائے جائیں-

پڑھیں گی لڑکیاں،
تب ہی آگے بڑھیں گی لڑکیاں

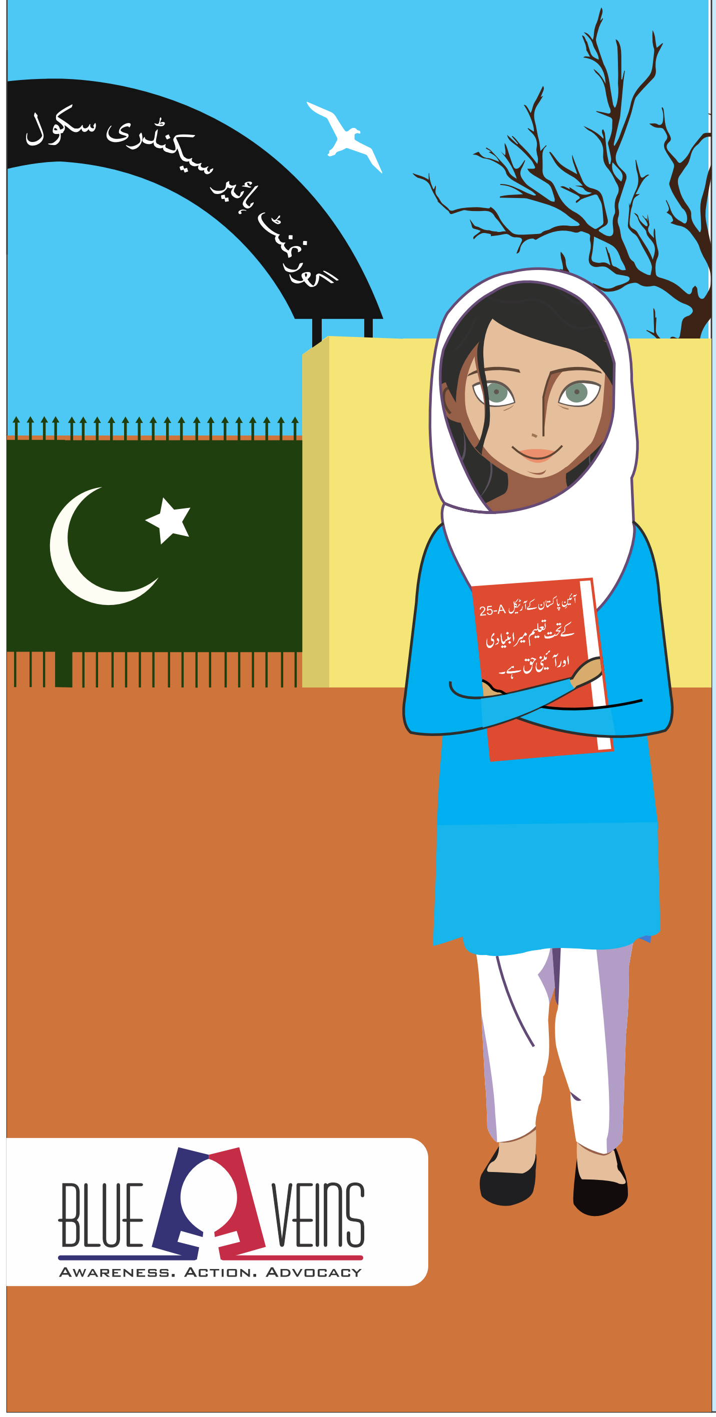

لڑکیوں کی تعلیم کی اہمیت:

پاکستان میں مفت اور لازمی تعلیم کی فراہمی، پاکستان بھر کے بچوں اور بچیوں کا بنیادی اور آئینی حق ہے۔اگرچہ پاکستان بھر میں بچوں کی تعلیم اور تعلیم کی راہ میں کئی دشواریاں حائل ہیں، وہی لڑکیوں کی تعلیم اور اُسے جاری رکھنا نہ صِرف حکومتِ پاکستان، محکمہ تعلیم بلکہ معاشرے کے تمام افراد کے لئے چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے۔ دیکھا گیا ہے کہ معاشرے کے بہت سے کردار کئی سماجی اور معاشرتی رویّوں کو بنیاد بنا کر لڑکیوں کی تعلیم کی اہمیت کو تسلیم نہیں کر پاتے ۔جِس کی وجہ سے بیشتر لڑکیاں اپنی تعلیم مکمل نہیں کر پاتیں اور اپنے آئینی اور قانونی حق سے محروم رہ جاتی ہیں۔

لڑکیوں کی تعلیم کی اہمیت کو تسلیم کرنے کا مطلب معیارِ تعلیم اور تعلیمی سہولیات کو اِس طرح بہتر بنانا ہے کہ لڑکیاں اپنے حقِ تعلیم سے محروم نہ ہو سکے اور اِسی کو بنیاد بنا کر معیاری تعلیم تک رسائی کو اہم ترقیاتی ہدف کے طور پر پائیدار ترقی کے اہداف میں شامل کیا گیا ہے۔

ہمارے معاشرتی اور معاشی تناظر میں تعلیم تک رسائی کو یقینی بنانا ہی حقِ تعلیم کو تسلیم کرنا ہے۔لڑکیوں کو تعلیم فراہم کرنا نہ صِرف اُن کو معاشی طور پر خودمختار اور بااعتماد بناتا ہے بلکہ وہ ملک اور معاشرے کی ترقی میں بھی اپنا کردار ادا کرنے کے قابل بن پاتی ہیں۔

لڑکیوں کی ثانوی تعلیم:

دیکھا گیا ہے کہ عموماً لڑکیوں کو اِبتدائی تعلیم مکمل کرنے کے بعد ثانوی تعلیم کی سہولیات تک رسائی ممکن نہیں ہو پاتی اور بیشتر لڑکیاں ثانوی تعلیم کو مختلف وجوہات کی بنا پر مکمل نہیں کر پاتی۔

اگرچہ حالیہ ادوار میں لڑکیوں کی تعلیم کو بہتر بنانے کے حوالے سے کئی قابلِ ذکر اقدامات کئے گئے ہیں لیکن ناکافی سہولیات، بچپن کی شادیوں کا رواج، والدین کا سکولوں اور حفاظتی اقدامات پر عدم اعتماد، لڑکیوں کی تعلیم جاری نہ رکھنے میں عدم دلچسپی، محدود ذرائع نقل وحرکت اور گھر سے سکول تک لمبے فاصلے جیسی مشکلات کی وجہ سے ثانوی تعلیم کو جاری اور مکمل کرنے کے حوالے سے مسائل موجود ہیں۔جنہیں حل کرنے کے لئے پالیسی کو بہتر بنانا، وسائل کی سرمایہ کاری کو بڑھانا اور معاشرتی رویّوں میں بدلاؤ جیسے اقدامات کی اشد ضرورت ہے۔

لڑکیوں کی ثانوی تعلیم اور فوائد:

اقوامِ متحدہ اور عالمی اِداروں کی ایک رپورٹ کے مطابق جو لڑکیاں ثانوی تعلیم کو کامیابی سے مکمل کر پاتی ہیں اُن کو مندرجہ ذیل فوائد حاصِل ہوتے ہیں:

- معاشی خود اِنحصاری
- سماجی حیثیت میں بہتری اور اِضافہ
- کم عمری، بچپن اور زبردستی کی شادیوں کی شرح میں کمی
- حفظانِ صحت کے اصولوں سے آگاہی
- ماں اور بچے کی بہتر صحت
- بلند معیارِ زندگی
- بچوں کی بہتر تربیت
- سماجی اور قومی ترقی
- زندگی کی بنیادی مہارتوں سے آگاہی
- تشدّد سے پاک زندگی کے مواقع
- اِنصاف تک رسائی کے بہتر مواقع

پاکستان کا آئین اور تعلیم کا حق:

آئین پاکستان ۱۹۷۳ کے آرٹیکل ۲۵ (اے) کے تحت , پانچ سے سولہ سال تک کے تمام بچوں کو بلاتفریق مفت اور لازمی تعلیم فراہم کرنا ریاست کی ذمہ داری ہے-

تعلیم کا حق اور قوانین:

آئین پاکستان میں اٹھارویں ترمیم کے بعد حکومت پاکستان نے تعلیم کے حق کو آرٹیکل ۲۵ (اے) کے تحت آئین کا حصہ بنا دیا گیا-جس کے بعد اس حوالے سے ملک میں مندرجہ ذیل مرکزی اور صوبائی قانون سازی کی گئی-:

۱ - وفاقی دارالحکومت کا مفت اور لازمی تعلیم کے حق کا قانون ۲۰۱۲
۲- سندھ بچوں کی مفت اور لازمی تعلیم کے حق کا قانون ۲۰۱۳
۳- بلوچستان لازمی تعلیم کا قانون ۲۰۱۴
۴- پنجاب مفت اور لازمی تعلیم کا قانون ۲۰۱۴
۵ - خیبر پختونخواہ مفت لازمی ابتدائی اور ثانوی تعلیم کی فراہمی کا قانون ۲۰۱۷

لڑکیوں کی تعلیم اور عمومی صورتحال:

1: محکمہ اِبتدائی اور ثانوی تعلیم خیبر پختونخوا کے سروے ۲۰۱۸ کے مطابق، صوبہ خیبر پختونخواہ میں ایک اعشاریہ آٹھ ملین بچے سکولوں سے باہر ہیں۔ جو صوبے بھر کے پانچ سے سترہ سال تک کی عمر کے بچوں کی کل آبادی کا ۲۳ فیصد حصہ ہیں-

2: سروے کے مطابق سکولوں سے باہر بچوں کی تعداد میں ۶۴ فیصد لڑکیاں جبکہ ۳۶ فیصد لڑکے شامل ہیں-

3: پاکستان تعلیمی شماریاتی رپورٹ ۲۰۱۶ - ۲۰۱۵ کے مطابق خیبر پختونخوا میں ۵۱ فیصد لڑکیاں اسکول نہیں جا پاتیں ۔

4: محکمہ اِبتدائی اور ثانوی تعلیم خیبر پختونخوا کی سالانہ شماریاتی رپورٹ ۲۰۱۸-۲۰۱۷ کے مطابق، اِبتدائی درجے پر ۲۱ فیصد لڑکے جبکہ ۴۵.۵ فیصد لڑکیاں اسکولوں سے باہر ہیں-

5: محکمہ اِبتدائی اور ثانوی تعلیم خیبر پختونخوا کے جاری کردہ سروے کے مطابق غربت، تعلیم میں عدم دلچسپی، سکولوں میں بنیادی سہولیات کی غیر موجودگی بچوں کے سکولوں سے باہر ہونے کی بڑی وجوہات میں شامل ہیں-

6: محکمہ اِبتدائی اور ثانوی تعلیم خیبر پختونخوا کی سالانہ شماریاتی رپورٹ ۲۰۱۸ - ۲۰۱۷ کے مطابق ۴۴ فیصد بچے تعلیم کے اِبتدائی درجے کے بعد اور ۴۰ فیصد بچے ثانوی درجے کے بعد تعلیم جاری نہیں رکھ پاتیں-

7: محکمہ اِبتدائی اور ثانوی تعلیم خیبر پختونخوا کی سالانہ شماریاتی رپورٹ ۲۰۱۸ کے مطابق، صوبے میں سیکنڈری سکولوں کی تعداد ۵،۵۳۸ ہے جس میں سے ۳۹ فیصد سکول لڑکیوں کے ہیں۔

8: پاکستان اپنے مجموعی ملکی پیداوار کا 3.02 فیصد حصہ تعلیم پر خرچ کرتا ہے جب کہ عالمی معیار کے مطابق ملکی پیداوار کا چار فیصد سے زائد حصہ تعلیم پر خرچ ہونا چاہیے-